تعزیتی اجتماعات سے چند مشاہیر کے تقاریر کے

اقتباس

اس موقعہ پر جناب صدر غلام اسحاق خان نے تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا

"شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے علمی و دینی اور قومی و سیاسی کردار، دین اسلام کے لئے مرحوم کی خدمات، کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ صدر نے کہا مولانا انتہائی نیک اور متقی انسان تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قلب و ذہن کی بے شمار خوبیاں عطا فرمائی تھیں۔ مرحوم فقہ و حدیث کے بہت عالم اور استاد تھے"

حضرت شیخ الحدیث ایک عالمگیر، ہمہ گیر اور بے حد ہردلعزیز شخصیت تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آج تیرھواں دن ہے مرحوم کو وفات ہوئے۔ مگر تعزیت کنندگان کے دور دراز علاقوں سے وفود، علماء اور مشائخ کے قافلے، بزرگان دین کی جمعیتیں، افغان قائدین، محاذ جنگ کے جرنیلوں اور مجاہدین اور صالحین امت کی غمزدہ ٹولیاں آ آ کر حضرت اقدس کے مزار پر فاتحہ خوانی پڑھتے، ایصال ثواب کرتے اور بے تابانہ آنسو کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور حضرت کے صاحبزادوں سے مل مل کر اپنے دل کی حسرتیں مٹاتے ہیں۔ افغان مجاہدین کے متعدد وفود، محاذ جنگ کے کمان دانوں، اپنی جماعتوں کے امیروں اور مشائخ کی قیادت میں تسلسل سے آرہے ہیں۔ جن میں دو سے تین ہزار تک افراد شریک ہوتے ہیں۔ بلوچستان کے دور دراز علاقے جہاں ٹریفک کے وسائل بھی میسر نہیں تین تین اور چار چار روز کے مسلسل سفر کے بعد پہنچتے اور اپنے شیخ کی خدمت میں دعا و استغفار، تلاوت و ایصال ثواب کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ بعض مشاہیر کی آمد پر بغیر کسی اہتمام کے تعزیتی اجتماعات بھی ہوئے اور خطابات بھی۔ بعض قومی رہنماؤں اور ہفت گانہ اتحاد افغانستان کے مرکزی قائدین کے تقاریر کے بعض اقتباسات آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

میں اور میرے رفقاء یہاں حاضر ہوئے ہیں کہ ہم ایک بڑی اور عظیم شخصیت حضرت مولانا عبدالحق کی ناگہانی وفات کے موقع پر تعزیت کریں۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب سے میری وابستگی گذشتہ تین سال سے رہی ہے۔ جب سے میں نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا تو میں نے جب کبھی مولانا مرحوم سے ملاقات کی تھی تو انہوں نے مجھے فرمایا:۔

" میں آپ کو اتنا کہوں گا کہ اگر پاکستان کو آپ صحیح اسلامی فلاحی مملکت بنائیں اور یہ میری خواہش ہے کہ پاکستان میں اسلامی قوانین کو نافذ کیا جائے تو ہمارا ساتھ اور دعائیں بھی آپ کے ساتھ رہیں گی"

جب بھی اسمبلی کا اجلاس ہوتا تھا تو میں مولانا سمیع الحق صاحب سے کہتا تھا کہ حضرت مولانا صاحب جب بھی یہاں آئیں تو میں ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ ان کی طبیعت ان کو اتنی اجازت نہیں دیتی تھی کہ وہ اسمبلی کے تمام